احسان اللہ کیانی کے مدرسے کا اجمالی خاکہ

میں اپنا ادارہ بنانا چاہتا ہوں (حصہ اول)

تحریر:
احسان اللہ کیانی

میں اپنا ادارہ کیوں بنانا چاہ رہا ہوں، پہلے یہ جان لیجیے، پھر بتائیے گا، مجھے ادارہ بنانا چاہیے یا نہیں؟
بہت سے دوست نئے شامل ہوئے ہیں، ان کیلئے مختصرا بتادیتا ہوں میں کون ہوں، پھر اپنی اصل بات کی طرف چلتے ہیں، میں اٹھارہ سال تک ایک عام شہری لڑکا تھا، پھر مذہب کی طرف آیا اور مذہب کا ہی ہو کر رہ گیا، الحمد للہ اب تک شکل و صورت، لباس و حلیہ اور سوچ و فکر میں بھی مذہبی رنگ کا ہی غلبہ ہے۔

میں طالب علمی کے زمانے سے ہی یہ کوشش کرتا تھا کہ بچوں کے اخلاق و کردار کو بہتر بنایا جائے، اس مقصد کے حصول کیلئے میں اکثر بچوں کو نصیحتیں کرتا رہتا تھا، جس کا اچھا اثر بھی دکھائی دیتا تھا، میری وجہ سے بہت سے بچوں نے تہجد کی نماز شروع کر دی تھی اور اپنے اخلاق بھی کافی بہتر کر لیے تھے، میں سارا دن مدرسے میں ہی رہتا تھا حتی کہ عصر کے بعد بھی باہر نہیں جاتا تھا، مدرسے کے ایک کونے میں بیٹھا قرآن کریم یا کسی اسلامی کتاب کا مطالعہ کرتا رہتا تھا۔

زمانہ طالب علمی میں ہی میں نے لکھنے کی عادت ڈال لی تھی، میں پورا ہفتہ احادیث جمع کرتا، پھر انہیں کمپیوٹر پر کمپوز کرتا، ان کا پرنٹ لیتا اور انہیں ٹیپ کے ساتھ مسجد کے شیشوں پر لگا دیتا تھا، بہت سے لوگ ان کو پڑھتے اور پسند کرتے تھے، مجھے اس سے بڑی خوشی ہوتی تھی، ان دنوں میں ان پر اپنا نام تک نہیں لکھتا تھا بلکہ لکھا ہوتا تھا۔ طالب دعا: غلام نبی۔اس طرح میرا سفر شروع ہوا اور میں دورہ حدیث تک پہنچ گیا، اب تک میری وجہ سے بہت سے لوگوں کے اخلاق و کردار میں تبدیلی آچکی تھی۔

میں نے تقریبا چالیس کے قریب مدرسوں میں گھوم پھر کر تعلیم حاصل کی ہے، اس وجہ سے مجھے مدرسوں کی تقریبا ہر خامی اور خوبی کا علم ہے، میں نے دوران طالب علمی ہی مدرسوں کی خوبیوں اور خامیوں کو اپنے پاس لکھ کر محفوظ کر لیا تھا

، میرا ارادہ تھا کہ جب میں پڑھاؤں گا تو ان خوبیوں کو اپناؤں گا اور ان خامیوں سے اجتناب کروں گا، جن طلباء نے میرے پاس تعلیم حاصل کی ہے، وہی صحیح بتا سکتے ہیں کہ میں کیسا تھا۔

البتہ ایک بہت بڑا مسئلہ ہمارے دینی مدارس کا یہ ہے کہ وہاں آپ کو چند ماہ یا چند سال بعد نکال دیا جاتا ہے، اسکی کوئی بھی وجہ ہو سکتی ہے اور بلاوجہ بھی نکالا جا سکتا ہے اگر آپ بہت متقی اور پرہیزگار ہیں تو بھی آپ کو یہ کہہ کر نکال دیا جاتا ہے کہ اسے تقوی کا ہیضہ ہو گیا ہے، اگر آپ بالکل فاسق و فاجر ہیں تو بھی آپ کو یہ کہہ کر نکال دیا جاتا ہے کہ یہ بندہ تو دیندار ہی نہیں ہے، اگر یہ وار بھی نہ چل سکے، تو کہا جاتا ہے، اس کا فلاں معاملے میں عقیدہ درست نہیں ہے، آپ کسی مدرسے میں زیادہ سے زیادہ عرصہ گزارنا چاہتے ہیں تو بس اس کا ایک ہی طریقہ ہے، مدرسے کے کسی معاملے پر اعتراض نہ کریں وہ جیسے کہیں ویسا کر دیں، ان کی ہاں میں ہاں اور ان کی نہ میں نہ کریں، اس طرح مدرسے والے آپ سے خوش رہیں گے، امید ہے اس طرح آپ مدرسے میں زیادہ وقت گزار جائیں گے، یوں آپ کی نوکری بھی قائم رہے گی لیکن آپ کوئی خاص دینی خدمت نہیں کر پائیں گے۔

میرے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی ہوا، مجھ میں اصلاح کا بہت جذبہ تھا، میں معاشرے کی اصلاح کرنا چاہتا تھا، اسی جذبہ اصلاح کی وجہ سے مجھے مسجد اور مدرسے سے نکالا گیا، اب میں چاہتا ہوں کہ ایک اپنا ادارہ بنالوں، لیکن یہاں ایک سوال یہ بھی پیدا ہوتا ہے کہ میں نے آج تک اپنا مدرسہ بنانے کی کوشش کیوں نہیں کی؟
تو جناب اس کا آسان سا جواب یہ ہے کہ مدرسہ آپ کو جنت میں بھی لے جا سکتا ہے اور جہنم میں بھی پہنچا سکتا ہے، میں جہنم میں جانے سے ڈرتا تھا، اس لیے کبھی اپنا مدرسہ بنانے کا سوچا ہی نہیں۔

آپ حیران ہوں گے، مدرسہ جہنم میں کیسے لے جا سکتا ہے؟
جناب دیکھیں، آپ مدرسے کے ناظم ہیں، تو آپ کے پاس وقف کا مال ہوگا، آپ اسکے امین ہوں گے، اگر آپ اس میں ڈنڈی ماریں گے، تو یقینا جہنم میں جائیں گے، پھر آپ کے ماتحت درجنوں یا سینکڑوں لوگ ہوں گے، اگر آپ کوئی ایک فیصلہ غلط کریں گے، تو سب کے سب اس سے متاثر ہوں گے اور آپ کا نامہ اعمال گناہوں سے بھر جائے گا۔

مدرسے نہ بنانے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ مجھے مانگنا اچھا نہیں لگتا تھا اور یقینی سی بات ہے کہ مدرسے کے لیے مانگنا پڑتا ہے، میں بہت عرصے تک اس کا کوئی حل تلاش کرتا رہا کہ مانگنا نہ پڑے، مدرسہ بھی بن جائے اور مدرسہ چلتا بھی رہے۔

اس مقصد کیلئے ایک پلان میرے ذہن میں آتا ہے، جس میں اخراجات کم سے کم ہوں گے اور اس میں زیادہ تر ڈیوٹیاں میں خود ہی سرانجام دوں گا، مثلا میں خود مسجد کی امامت بھی کر سکتا ہوں، جمعہ بھی پڑھا سکتا ہوں، درس نظامی کی کلاس بھی پڑھا سکتا ہوں، اس مقصد کے حصول کیلئے ہمیں صرف ایک بندے کی تنخواہ، پانچ بچوں کے کھانے اور بجلی کے بل کا بندوبست کرنا پڑے گا، یہ تقریبا پچاس ہزار کے لگ بگ ہوگا، یہ پورا کرنے کیلئے بھی میرے ذہن میں ایک آئیڈیا ہے، ہم اپنے ادارے کیلئے کارنر پلاٹ کا انتخاب کریں گے اور اسکے چاروں اطراف میں دکانیں بنادیں گے، امید ہے کہ ان سے اتنا کرایہ آجائے گا کہ ہمارا نظام چل جائے گا بلکہ امید ہے کہ کچھ بچ بھی جائے گا، یہ پلان ہے، جس میں ہمیں کچھ مانگنا نہیں پڑے گا۔

اگر ہمیں وسائل مل گئے اور اپنے طور پر ہی لوگوں نے ہمیں کچھ فراہم کرنا شروع کر دیا، تو ہمیں حفظ کیلئے ایک بااخلاق قاری صاحب کا بندوبست کرنا ہوگا، جن کی کم از کم تنخواہ ہم بیس سے پچیس ہزار رکھیں گے اور انہیں فیملی رہائش بھی دیں گے۔ اتنی تنخواہ دینے کا مقصد یہ ہے کہ وہ فکر معاش سے آزاد ہو کر کام کر سکیں اور فیملی رہائش دینے کا مقصد یہ ہے کہ وہ اپنے نفسانی خواہش کو جائز اور حلال طریقے سے پورا کر سکیں۔

اگر اس کے بعد بھی ہمارے پاس کچھ اضافی پیسے بچ گئے، تو ہم مختلف احادیث اور اہم شرعی مسائل کے اشتہارات چھپوائیں گے اور انہیں سارے علاقے میں خاص خاص مقامات پر لگا دیں گے، اس طرح دین کا پیغام بھی پھیلے گا اور اہل علاقے کو ہمارے ادارے کے متعلق بھی علم ہو جائے گا۔

بچوں کے نصاب اور تربیت کے حوالے سے بھی میرے ذہن میں کافی کچھ ہے، جسے ان شاء اللہ دوسرے حصے میں بیان کیا جائے گا۔

میں اپنا ادارہ بنانا چاہتا ہوں (حصہ دوم)

تحریر:

احسان اللہ کیانی

پہلے حصے میں آپ کو بتایا تھا کہ میں کیوں اپنا ادارہ بنانا چاہتا ہوں اور آج سے پہلے میں نے کیوں اپنا ادارہ بنانے کی کوشش نہیں کی ،اُس میں یہ بھی بتایا گیا تھا کہ کیسے ہم کم سے کم پیسوں میں زیادہ سے زیادہ دینی کام کر سکتے ہیں ،اس حصے میں آپ کو بتایا جائے گا کہ ہمارے پاس تعلیم وتربیت کا کیا پلان ہے ، یہ سب کچھ یہاں بتانا ضروری ہے کیونکہ ممکن ہے ہماری زندگی وفا نہ کرے یا وسائل کی کمی کے پیش نظر ہم اپنے ارادے کو پایہ تکمیل تک نہ پہنچا سکیں لیکن اس کو سامنے رکھ کر بہت سے لوگ اپنے اداروں کو بہترین اداروں میں تبدیل کر سکیں گے۔

سب سے پہلے تربیت کی بات کرتے ہیں کیونکہ یہ تعلیم سے بھی زیادہ اہم چیز ہے ، عموما ہمارے مدارس میں ایسا ہوتا ہے کہ بچہ جیسے ہی مدرسے داخل ہوتا ہے ،اسے دوسرے یا تیسرے دن ہی سبق یاد کرنے کو دے دیا جاتا ہے اور اگر سبق یاد نہیں ہو پاتا تو اسے سزا بھی دی جاتی ہے ، میرا نزدیک یہ طریقہ بدلنے کی ضرورت ہے۔

آپ پوچھ سکتے ہیں ، کیوں ؟

جناب دیکھیں ، عموما جب انسان ایک شہر سے دوسرے شہر ، یا ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتا ہے تو اسے ایڈجسٹ ہونے میں کچھ نہ کچھ ٹائم ضرور لگتا ہے ، ہمیں بھی کچھ وقت ان معصوم بچوں کو دینا چاہیے ،آپ یہ نہ سوچیں کہ اس طرح ان کا وقت ضائع ہوگا بلکہ اس وقت میں آپ انکی ذہن سازی کر سکتے ہیں ،آپ انہیں ضروری آداب سکھا سکتے ہیں ،اللہ ورسول کی محبت ان کے دلوں میں پیدا کر سکتے ہیں ،انہیں انبیاء کرام اور نیک لوگوں کے واقعات سنا سکتے ہیں ،ان کو ذکر ،اذکار ،تلاوت قرآن اور توبہ واستغفار میں لگا سکتے ہیں ،انہیں عربی زبان اور قرآن وحدیث سیکھنے کا شوق دلا سکتے ہیں ، میں سمجھتا ہوں ،دو مہینوں میں یہ ایڈجسٹ بھی ہو جائیں گے اور ان کا قلبی میلان بھی کچھ نہ کچھ دین اور دینی علوم کی طرف ہو جائے گا، یاد رہے ہمارا مقصد صرف عربی زبان اور عربی علوم کے ماہرین تیار کرنا نہیں ہے بلکہ دین کے حامی ومددگار تیار کرنا ہے اور یہ اسی وقت ممکن ہوگا جب ہمارے کردار اسوہ محمدی کے مطابق ہوں گے۔

تعلیم اور تعلیمی نصاب کے متعلق بھی میری رائے کچھ جدا ہے ، میں چاہتا ہوں کہ ایسا نصاب تربیت دیا جائے ،جس کو پڑھ کر نکلنے والا بچہ معاشرے میں سر اٹھا کر چل سکے ،وہ قرآن اور تفسیر کا بھی ماہر ہو،انگلش بھی فرفر بول سکتا ہو،وہ

حدیث اور علوم حدیث میں بھی ید طولی رکھتا ہو اور سائنس اور ٹیکنالوجی کو بھی خوب جانتا ہو، یہ صرف فرضی اور خیالی باتیں نہیں ہیں بلکہ قابل عمل سوچ ہے، پوری تحریر پڑھ کر یقیناً آپ بھی اس کے قائل ہو جائیں گے۔

جدید سائنس اور ٹیکنالوجی کی معلومات دینے کیلئے ہم کچھ ماہرین سے بنیادی اصطلاحات اور انکی آسان وضاحت اردو میں لکھوائیں گے اور اپنے بچوں کو پڑھا دیں گے، ہر سال ایک درجہ اوپر کی معلومات دی جائیں گی، آٹھ سے دس سالوں میں انکے پاس اس کا اچھا خاصا علم ہو گا، ان شاء اللہ۔ ہم ان معلومات کی کتابیں پرنٹ کروانے پر ہرگز خرچہ نہیں کریں گے بلکہ ہم انہیں خود کمپوز کر کے انکے پرنٹ لے لیں گے، ہر سال ان میں نئے مفید اضافے بھی کرتے رہیں گے، ہم انہیں دنیا میں رائج جدید نظاموں پر بھی ابتداء اردو میں سب کچھ بالتفصیل پڑھا دیں گے اور پھر انہیں اصل ماخذ کی طرف متوجہ کر دیں گے، اسی طرح اس دور میں لبرل اور سیکولر حضرات کیا کیا اعتراضات کرتے ہیں، ان کے جوابات کیا کیا ہیں، کوئی لبرل اور سیکولر کیوں بنتا ہے، اسکے پیچھے کیا سوچ اور نظریہ کارفرما ہوتا ہے، سب کچھ اردو میں پڑھا دیں گے، امید ہے اس طرح ہمارے طلباء کے پاس ضروری معلومات ہوں گی۔

یہ سب کچھ پڑھانے کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہے کہ ہم اسلامی علوم پر کوئی سمجھوتہ کریں گے، بلکہ ہم انہیں دوسروں کے مقابلے میں زیادہ سے زیادہ معلومات فراہم کریں گے، مجبوراً ہمیں بہت سی کتب اردو میں پڑھانی پڑھیں گی، تاکہ بچہ کم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کر سکے اور بلاشبہ تعلیم اپنی زبان میں ہی سب سے زیادہ مفید ہوتی ہے۔

اسلامی علوم میں سب سے اہم چیزیں تین ہیں، اسلامی عقائد، اسلامی احکام اور عربی زبان۔
قدیم اسلامی عقائد کے لیے ہم انہیں فقہ اکبر، عقیدہ طحاویہ اور عقائد نسفیہ کے متون پڑھا دیں گے، اور انکی شروحات کی طرف راہ نمائی کر دیں گے، جس میں طلب ہو گی، وہ خود ان کا مطالعہ کر لے گا، دور جدید کے عقائد و نظریات کیلئے کوئی ایسی کتاب ترتیب دیں گے، جس میں موجودہ دور کے تمام فرقوں اور انکے عقائد کا تذکرہ انکی امہات کتب سے بنظر انصاف کیا گیا ہو گا، تاکہ طلباء کو اپنے زمانے کے تمام فرقوں اور انکے عقائد کا علم ہو، قدیم فرقوں کے تعارف کیلئے اسفرائینی کی الفرق بین الفرق اور شہرستانی کی الملل والنحل جیسی کتابیں پڑھا دی جائیں گی۔

اسلامی احکام کیلئے ہم مستند علماء کرام کے فتاوی سے ایک ذخیرہ تیار کریں گے ،جو سوال جواب کی صورت میں ہوگا،اس کی زبان بھی انتہائی آسان ہو گی ،اس میں ہزاروں سوالوں کے مختصر جوابات ہوں گے ،ان میں بطور خاص جدید مسائل کو شامل کیا جائے گا،اس طرح ہمارے پاس پڑھنے والے طلباء کو ہزاروں مسائل کے جوابات آتے ہوں گے۔

لیکن اس کا مطلب ہر گز یہ نہیں ہے کہ ہم انہیں سب کچھ ہی اردو زبان میں پڑھا دیں گے ،بلکہ ہم انہیں فقہ میں کنز الدقائق اور در مختار کا کچھ حصہ بھی پڑھائیں گے ،جن کی مختصر اور پیچیدہ عبارتیں انکے ذہنوں کے بند دریچے کھول دیں گی ،اسی طرح ہم انہیں ہدایہ اور رد المحتار کا بھی ذائقہ چکھائیں گے ،ہم تفصیلی احکام ان کتب سے نہیں پڑھائیں گے ،تفصیلی احکام کیلئے ہم امام سرخسی کی مبسوط ،زحیلی کی الفقہ الاسلامی وادلتہ ،جزیری کی الفقہ علی المذاھب الاربعۃ اور موسوعۃ کویتیہ اور فتاوی ھندیہ سے کچھ ابواب پڑھائیں گے۔

ہم انہیں ماہر مفتی بھی بنانے کی کوشش کریں گے ،ہم سال دوم سے ہی بچوں سے سوال جواب کی مشق شروع کروادیں گے ،استاد ان سوالوں کے جوابات کو ایسے ہی چیک کرے گا جیسے دارالافتاء کے مفتیاں کرام کے فتاوی چیک کیے جاتے ہیں ،اس طرح آٹھ سال بعد ان میں فتوی لکھنے کی بہترین صلاحیت ہو گی۔

عموما مدارس کے بچوں کو مضمون لکھنا نہیں آتا ،اس چیز کی ہمارے مدارس میں بہت کمی ہے ،ہم اپنے طلباء کو شروع ہی سے لکھنے کی عادت ڈالیں گے ،ہم سال دوم سے ہی ان سے مضمون لکھوائیں گے ،ہم انہیں باقاعدہ مضمون نویسی بھی سکھائیں گے ،تاکہ وہ اپنے مافی الضمیر کو احسن انداز میں بیان کر سکیں،اس طرح مستقبل میں ہمارے ادارے کے پاس بہت سے لکھاری ہوں گے۔

ہمارے ارادہ ہے کہ ہم انہیں قرآن کریم اور کتب حدیث کا ایک مخصوص انداز میں مطالعہ کروائیں گے ،مثلا مختلف موضوعات کے تحت قرآن و حدیث کا مطالعہ کروائیں گے ،جیسے امام نووی کی ریاض الصالحین اور امام بیھقی کا شعب الایمان میں اختیار کردہ اسلوب ہے۔

عربی زبان سکھانے کیلئے بھی ہم کچھ نیا انداز اختیار کریں گے ،ہم اجراء اور ترکیت کیلئے شرح مائۃ عامل جیسی کتب کا انتخاب نہیں کریں گے بلکہ قرآن کریم کے آسان جملوں پر صرف و نحو کا اجراء کروائیں گے ،انہی کی ترکیب کروائیں گے ،ہم

ہر مثال بھی قرآن وحدیث سے لے کر آئیں گے ،مثلا عموما مدارس میں ضرب زید عمروا (ترجمہ :زید نے عمرو کو مارا) جیسی مثالیں ہوتی ہیں جبکہ ہم خلق اللہ سبع سماوات طباقا (ترجمہ :اللہ تعالی نے سات آسمانوں کو طبق در طبق بنایا) جیسی مثالیں لے کر آئیں گے ،اس طرح بچے صرفی و نحوی قواعد کے ساتھ قرآنِ کریم کی آیات کے بھی ماہر بنتے جائیں گے ،ورنہ ہم سلم العلوم ،ملاحسن ، حمداللہ ، مطول اور جامی جیسی کتب کی پیچیدہ عبارتیں تو حل کر سکتے ہیں ،ان پر صرفی نحوی لحاظ سے طویل گفتگو بھی کر سکتے ہیں لیکن بعض اوقات قرآن کریم کی آیت کے متعلق چند جملے بھی نہیں بول سکتے ،اس کو ایک مثال سے سمجھیں ،آپ میں سے اکثر کو ہدایت کے دونوں معنی یاد ہوں گے ،اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ نے شرح تہذیب میں یہ ساری تحقیق پڑھ رکھی ہے ،آپ اس پر باآسانی دو چار منٹ گفتگو بھی کر سکتے ہیں ،مگر کتنے افسوس کی بات ہے ہم لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ پر ویسی گفتگو نہیں کر سکتے ،وجہ ہمارے نصاب میں ایسا کچھ شامل نہیں ہے ،نصاب سے کتنا فائدہ ہوتا ہے ،اس حوالے سے ایک آسان سی بات آپ کے سامنے رکھتا ہوں ،ہدایت کے دو معنی آپ کو یاد ہیں ،وجہ صرف یہی ہے کہ یہ چیز نصاب کا حصہ تھی ،اگر امام زرکشی کی البرھان فی علوم القرآن کا کچھ حصہ بھی نصاب میں شامل کر دیا جاتا تو یقیناآپ یہ بھی جان لیتے کہ قرآن کریم میں لفظ ھدی سترہ معنوں میں استعمال ہوا ہے ،ہم اپنے نصاب میں یہی کوشش کریں گے کہ طلباء کو زیادہ سے زیادہ قرآن وحدیث کی معلومات دے سکیں۔

ہمارا ارادہ ہے کہ ہم طلباء کو زیادہ سے زیادہ شخصیات اور انکی کتب کا تعارف کروائیں گے ،اس مقصد کے حصول کیلئے ہم اردو میں ایک نئی کتاب ترتیب دیں گے ،جو آٹھ حصوں پر مشتمل ہوگی ،ایک حصے میں مشہور مفسرین ،محدثین ،فقہاء ،متکلمین اور انکی کتب کا مختصر تعارف ہوگا ،ایک حصے میں قدیم وجدید سائنس دانوں اور انکی کتب کا مختصر تعارف ہوگا ،ایک حصے میں مشہور مسلم و غیر مسلم سلاطین وجرنیلوں کا ذکر ہوگا ،ایک حصے میں مشہور مسلم صوفیاء ،غیر مسلم عبادت گزاروں کا تذکرہ ہوگا ،ایک حصے میں اردو ،عربی ،فارسی ،انگریزی شاعروں اور ادیبوں کا ذکر ہوگا ،ایک حصے میں برصغیر پاک و ہند کے مشہور قدیم وجدید علماء کرام ،پروفیسرز اور انکی کتب کا مختصر تعارف ہوگا ،ایک حصے میں قدیم وجدید مشہور اسلام پر اعتراض کرنے والوں اور انکی کتب کا تذکرہ ہوگا ،ایک حصے میں ان شخصیات کا تذکرہ ہوگا ،جنہوں نے تنِ تنہاء کوئی بڑا مذہبی یا غیر مذہبی کام کیا ہوگا ،جیسے امام ابو حنیفہ یا کارل مارکس۔

میرے خیال سے اس طرح کا نصاب پڑھا ہوا طالب علم کسی میدان میں مار نہیں کھائے گا ،وہ افلاطون اور ارسطو جیسے فلسفیوں سے بھی واقف ہوگا ،وہ چنگیز خان اور نیپولین جیسے جرنیلوں کو بھی جانتا ہوگا ،وہ آئن سٹائن اور نیوٹن جیسے سائنسدانوں پر بھی بات کر سکے گا ،وہ غالب اور میر جیسے شعراء سے بھی آشناء ہوگا ،وہ گولڈزہیر اور آر۔جے۔وینسک جیسے

مستشرقین پر گفتگو کرنے کے بھی قابل ہوگا، وہ کارل مارکس اور ابو حنیفہ جیسے انوکھے کام کرنے والوں سے بھی جانتا ہوگا ، وہ طبری اور ابن کثیر جیسے مفسرین کو بھی جانتا ہوگا، ابن اثیر اور ابن خلدون جیسے مورخین بھی اسکی نظر میں ہوں گے ، وہ جنید بغدادی اور شیخ عبد القادر جیلانی جیسے اکابر اولیاء کا بھی واقف کار ہوگا۔

اب آخر میں دور حاضر کی اہم ترین چیز کی بات کرتے ہیں، ہم اپنے بچوں کو انگریزی زبان کیسے سکھائیں گے، عموما ہمارے مدارس میں طلباء کو انگلش بطور زبان نہیں پڑھائی جاتی، ہم اسے باآسانی انگریزی سکھا دیں گے۔

آپ پوچھ سکتے ہیں، کیسے ؟
تو جناب دیکھیں، تقریبا ایک بچہ آٹھ سے دس سال کیلئے ہمارے پاس ہوتا ہے، ہم اسے شروع سے ہی روزانہ انگلش کے پانچ جملے ترجمہ سمیت یاد کرواتے جائیں گے، ایک مہینے میں اس کو تقریبا ایک سو سے زائد جملے یاد رہ جائیں گے، ایک سال میں تقریبا بارہ سو جملے اسے یاد ہو جائیں گے، بارہ سو جملے ہی روانی سے انگلش بولنے کیلئے کافی ہیں لیکن ہم اسی پر اکتفاء نہیں کریں گے بلکہ پہلے سال کے بعد روزانہ چار سے پانچ جملوں کا انگریزی سے اردو ترجمہ اور روزانہ چار سے پانچ اردو جملوں کا انگلش ترجمہ خود اس بچے سے کروائیں گے، امید ہے چند سالوں میں یہ بچہ انگلش سمجھ لے گا، بول لے گا ، انگلش سے اردو اور اردو سے انگلش ترجمہ کر لے گا۔

اس کے ساتھ ساتھ ہم انہیں انگلش گرامر بھی سکھائیں گے، ہم اسے عربی گرامر کے بنیادی اصولوں کے مطابق انگلش سکھائیں گے، جس سے اسے انگلش گرامر بھی آجائے گی اور اس کی عربی گرامر بھی مضبوط ہو جائے گی، مثال کے طور پر عربی زبان میں اسم اشارہ قریب اور بعید، ھذا اور ذالک ہوتے ہیں جبکہ انگلش میں دِس اور دَیٹ ہوتے ہیں (انگلش الفاظ جان بوجھ کر نہیں لکھے ورنہ تحریر کی ترتیب خراب ہو سکتی تھی، اسی طرح عربی میں اسم موصول من، ما اور الذی وغیرہ ہوتے ہیں جبکہ انگلش میں دَیٹ، ہُوز وغیرہ اسم موصول کے طور استعمال ہوتے ہیں۔
ہم انہیں ٹینسز گردانوں کی صورت میں یاد کروائیں گے، اسکی ترتیب یہ ہوگی، پہلے مطلق کے تین، پھر جاری کے تین ، پھر مکمل کے تین، پھر مکمل جاری کے تین۔ پہلے بارہ سادہ پھر بارہ پیسیو کے جملے یاد کروائیں گے، اس طرح جب بھی اسے یاد کرنا ہوگا کہ اس ٹینس میں فعل کی کون سی قسم استعمال ہوتی ہے تو وہ بس دو گردانوں کو دوہرا لے گا اور اسے سب کچھ یاد آجائے گا، اسی اصول پر مزید منفی اور سوالیہ گردانیں بھی تیار کی جا سکتی ہیں یہ ایک مختصر سا خاکہ ہے، جسے میں نے دو دن میں صرف حافظہ سے لکھا ہے۔

امید ہے یہ مسلمانوں کیلئے نفع بخش ثابت ہوگا،اس سے مدارس کی اہمیت زیادہ ہوگی،آپ سب سے گزارش ہے،دعا فرمائیں،اللہ کریم ہمارے لیے اسباب مہیا فرمائے تاکہ ہم اسے اپنی زندگی میں پایہ تکمیل تک پہنچا سکیں یا اللہ تعالی ان تحریروں کو ان تک پہنچا دے،جو اس پر عمل کر سکتے ہیں۔

احسان اللہ کیانی کا ای میل ایڈریس

GhulameNabi786@gmail.com

ویب سائٹ

https://ehsanullahkiyani.com